نظریہ پاکستان اور بانیان پاکستان

سید عزیز الرحمٰن

تحریک پاکستان ایک زندہ تحریک ہے، جس نے اپنے نظریئے کو نہ صرف پوری قوت سے عالم انسانیت کے سامنے پیش کیا بلکہ اسے اپنے سخت ترین مخالفین سے بھی منوایا۔ کسی نظریئے کی اس سے بڑی سچائی اور کیا ہوسکتی ہے کہ وہ مختصر ترین عرصے میں اپنا وجود علمی طور پر بھی منوالے اور عملی طور پر بھی اس نظریئے کو دنیائے عالم کے سامنے پیش کرنے میں کامیاب ہوجائے۔ تحریک پاکستان کا یہ امتیاز ہے۔

کسی بھی تحریک کی بنیاد کسی نظریئے پر ہوتی ہے، یہی نظریہ اس کی اساس ہوتا ہے، جو اسے تحفظ دیتا، اسے پروان چڑھاتا اور اسے متحرک وجود عطا کرتا ہے۔ تحریک پاکستان اس حوالے سے بھی خوش قسمت ہے کہ اسے اپنے نظریئے کی وضاحت کے لئے ایسے دماغ میسر آئے جن کی بصیرت ان کے ہاں بھی مسلم ہے، جو کسی سبب سے ان کے خیالات اور نظریات سے اتفاق نہیں رکھتے۔

آج کی نشست میں ہم ایسے چند اقوال دہراتے ہیں جو بانیان پاکستان کی زبان سے نکلے اور ہمیشہ کے لئے اوراق تاریخ میں ثبت ہوکر امر ہوگئے۔ ملاحظہ کیجئے اور بھولے ہوئے سبق کو پھر سے تازہ کیجئے۔

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ:

تحریک پاکستان میں علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کا کردار اور ان کی خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں، ان کے خیالات آج بھی ہمارے لئے بصیرت افروز ہیں، آپ نے متعدد مواقع پر تحریک پاکستان اور نظریہ پاکستان کے حوالے سے اظہار خیال فرمایا۔ ایک موقع پر مسلم قومیت کے حوالے سے اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا: سب سے زیادہ اشتعال انگیز جھوٹ یہ ہے کہ دس کروڑ مسلمانان ہند کی مستقل قومیت کا انکار کردیا جائے۔ (۱) ایک مرتبہ اس مسئلے پر اظہار خیال کرتے ہوئے تفصیل کے ساتھ اپنی رائے اس طرح بیان کی:

ہندوستان میں دس کروڑ مسلمان ایک مستقل قوم ہیں، جس کی وحدت وشیرازہ بندی کے لئے ضرورت ہے کوئی اس کا مستقل مرکز ہو، جہاں سے اس کے قومی محرکات اور عزائم فروغ پاسکیں اور جہاں سے وہ مکمل آزادی اور مادی اقتدار کے ساتھ اپنے خدائی قانون کو بے روک ٹوک نافذ کر سکے، دنیا کو وہ مشعل ہدایت دکھا سکے جس کی آج ہمیشہ سے زیادہ دنیا کو ضرورت ہے۔

ایک اور موقع پر کانگریس کے نظریہ متحدہ قومیت پر تنقید کرتے ہوئے مسلمانوں کے لئے جداگانہ حیثیت اور ان کے امتیازی تشخص کو ان کے لئے انتہائی ناگزیر قرار دیتے ہوئے فرمایا: قومیت متحدہ کا نظریہ جو کانگریس کے دستور اساسی کا بنیادی پتھر ہے اس معنی میں جو کانگریس کے ائمہ اس کے ادارے کرتے ہیں، میرے نزدیک شرعی نقطہ نظر سے کبھی قابل تسلیم نہیں ہوسکتا، میرے نزدیک سب سے پہلے ایک خالص اسلامی وحدت ومرکزیت پر زور دینے کی ضرورت ہے، اس کے بدوں کسی نام نہاد قومیت متحدہ کے تیز رو دھارے میں گھاس کے تنکوں کی طرح اپنے کو ڈال دینا خودکشی کے مترادف ہے، مسلمان دوسری قوموں سے صلح کر سکتے ہیں، بہت سے امور میں تعاون اور اشتراک عمل کر سکتے ہیں لیکن وہ اپنی مستقل ہستی کو دوسروں میں مدغم نہیں کر سکتے۔

قائداعظم محمد علی جناحؒ:

تحریک پاکستان کو جس اعلیٰ ترین قیادت کی رہنمائی حاصل رہی ان کی سربراہی قائداعظم محمد علی جناحؒ کے حصے میں آئی، درحقیقت وہی اس اعزاز کے سزاوار بھی تھے۔ قائداعظم کی ذہانت، امانت ودیانت، معاملہ فہمی، قوت فیصلہ اور قوت ارادی سب ہی صفات ان کو معاصرین میں نمایاں اور ممتاز کرتی ہیں۔ قائداعظم نے جب ہندوؤں کے چلن اور اسلوب سیاست کو بھانپ لیا تو پھر ان کے بڑھتے ہوئے قدم روکے نہیں جاسکے۔ کانگریس کے حوالے سے بہت سے مسلمانوں کو یہ خوش فہمی تھی کہ وہ مسلمانوں کے بارے میں نرم گوشہ رکھتی ہے اور ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین مساوات پر مبنی معاشرے کی تشکیل کی خواہاں ہے، مگر قائداعظم اس مغالطے میں نہیں آئے، انہوں نے واضح طور پر فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ انڈین کانگریس حکومت بنانے کی صورت میں برطانوی ٹھگوں کو تو یہاں سے نکال دے گی، پھر خود ٹھگ بن جائے گی، یہ لوگ صرف مسلمانوں کی آزادی ختم نہیں کریں گے بلکہ اپنے لوگوں (اچھوتوں) کی آزادی بھی ختم کردیں گے، اس لئے ہم سب کو پاکستان کے قیام کے لئے بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔

ایک اور موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اور عرب کو مسلمانانِ برصغیر کے مسائل سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا: اگر ہندوستان میں ہندو شہنشاہیت قائم ہوگئی تو اگرچہ سابقہ دور کی برطانوی ملوکیت سے بڑی تو نہیں ہوگی مگر مستقبل میں قائم ہونے والی ہندوستان سامراج اس جیسی ہی بڑی لعنت ثابت ہوگی اور پورا مشرق وسطیٰ کڑھائی سے نکل کر آگ میں جا گرے گا، ہمارے لئے پاکستان زندگی اور موت کا مسئلہ ہے، اگر آپ یہ چاہتے ہیں

کہ آپ اپنے گھروں میں آزاد رہیں تو آپ کو ہمارے ساتھ اشتراک عمل کرنا چاہئے۔

اس وقت کوئی بھی ایسی مسلم حکومت نہیں ہے جو صحیح معنوں میں آزاد ہو، ایران جو کئی صدیوں سے آزاد تھا غلام ہوگیا، اس وقت تک عرب حکومتیں حقیقی معنوں میں آزاد نہ ہوں گی جب تک پاکستان قائم نہ ہوگا، اس لئے کہ جو ہندوستان پر اقتدار رکھتا ہے وہی مشرق وسطیٰ پر بھی اقتدار رکھتا ہے۔ اگر ہندوستان میں ہندو شہنشاہیت قائم ہوگئی تو س کے معنی یہ ہوں گے کہ ہندوستان سے اسلام ختم ہوگیا، بلکہ ہندوستان سے ہی نہیں دوسرے اسلامی ممالک سے بھی، اس میں کوئی شک نہیں کہ مذہبی اور روحانی رشتے ہمیں اور مصریوں کو ایک رشتے میں باندھے ہوئے ہیں۔ اگر ہم ڈوبے تو سب ڈوب جائیں گے۔

قائداعظم کی یہ بات محض زبانی گفتگو پر مبنی نہیں تھی بلکہ اس کا زمینی حقائق سے بڑا گہرا تعلق تھا، یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ بھی جو قائداعظم کے سیاسی موقف سے اختلاف رکھتے تھے، قائداعظم کے اس بیان سے مکمل اتفاق کرتے تھے۔ چناں چہ ہندوؤں کی ذہنیت اور مسلمانوں کے لئے ان سے وابستہ خطرات کا ذکر ایک اور ثقہ شخصیت کے قلم سے سنئے۔ مولانا سعید احمد صاحب سیکریٹری جمعیت العلمائے ہند فرماتے ہیں:

اسلامی حکومت کے زوال پر اس ملک میں ہندوؤں کی حکومت قائم ہو جاتی تو مسلمانوں کو چھٹی کا کھایا یاد آ جاتا، جو قوم موجودہ غلامی کی حالت میں یہ ستم ڈھا رہی ہے حکمران بن کر خدا جانے مسلمانوں کے ساتھ کیا کرتی۔

غور کیا جائے تو یہ وہی بات ہے جو قائداعظم تحریک پاکستان کا منصوبہ پیش کرتے ہوئے فرما رہے تھے، اور مسلم لیگ جس مقصد کے لئے جدوجہد کر رہی تھی۔

یہی بات مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے بھی تحریک پاکستان کی حمایت میں دلائل دیتے ہوئے فرمائی، ان کا کہنا بھی یہی تھا کہ ایک آزادی ضروری ہے، بلکہ مسلمانوں کی بقا کا سوال ہے، مگر یہ آزادی مکمل ہونی چاہئے، صرف انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کی صورت میں اصل مقصد حاصل نہیں ہوسکتا۔ ایک قوم کی غلامی سے نکل کر دوسری قوم کی غلامی اختیار کر لینا دانش مندی نہیں۔ چناں چہ ایک موقع پر فرمایا:

بعض حضرات کی رائے ہے کہ کفار سے استخلاص وطن (وطن کی آزادی) ضروری ہے، میں نے کہا یہ بالکل صحیح ہے۔ مگر یہ کون سی کتاب میں لکھا ہے کہ کفار سے مراد ایک ہی قوم ہے، دوسری قوم تو بہت پکی مسلمان ہے اور اس سے استخلاص وطن ضروری نہیں، میں تو کہتا ہوں کہ پہلی قوم سے زیادہ دوسری قوم (ہندو) مسلمانوں اور اسلام کی سخت دشمن ہے۔ (۷) اور دوسرے موقع پر مزید فرمایا: بعض لوگ کفار کی ایک جماعت کو برا کہتے ہیں بعض دوسری کو، میں کہتا ہوں دونوں برے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ایک نجاست مرئیہ ہے اور دوسری غیر مرئیہ، لیکن ہیں دونوں نجاست۔

قائداعظمؒ اس بات کے بھی قائل تھے کہ مسلمانوں کے نظام حیات اور نظام حکومت کے لئے قرآن کریم سے ہی

رہ نمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ ایک موقع پر فرمایا:

مسلمانو! ہمارا پروگرام قرآن پاک میں موجود ہے، ہم مسلمانوں کو لازم ہے کہ قرآن پاک کو غور سے پڑھیں اور قرآنی پروگرام کے ہوتے ہوئے مسلم لیگ مسلمانوں کے سامنے کوئی دوسرا پروگرام پیش نہیں کرسکتی۔

ایک مرتبہ قرآن کریم کی اتباع کی ضرورت و اہمیت کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے فرمایا: قرآن نے انسان کو خدا کا خلیفہ اور نائب کہا ہے اور انسان کی اس تعریف کو اگر کوئی امتیازی حیثیت حاصل ہے تو پھر وہ ہم پر قرآ کی اتباع کا فرض عائد کرتی ہے اور دوسرے انسانوں کے ساتھ اس طرح پیش آنے کا تقاضا کرتی ہے جیسے اللہ تعالی اپنے بندوں کے ساتھ پیش آتا ہے۔

اسی طرح ایک موقع پر فرمایا: اس حقیقت سے جہلاء کے سوا ہر شخص واقف ہے کہ قرآن مسلمانوں کا ضابطہ حیات ہے جو مذہب، معاشرت، تجارت، عدالت، فوج، سول اور فوج داری کے تمام قوانین کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے، مذہبی رسوم ہوں یا روزمرہ زندگی کے معاملات، روح کی نجات کا سوال ہو یا بدن کی صفائی کا، اجتماعی واجبات کا مسئلہ ہو یا انفرادی حقوق کا، ان تمام معاملات کے لئے اس ضابطے میں قوانین موجود ہیں۔

شہید ملت لیاقت علی خانؒ:

پاکستان کے پہلے وزیراعظم شہید ملت لیاقت علی خانؒ نے بھی متعدد مواقع پر نظریہ پاکستان کی اساس اور بنیاد کے حوالے سے اظہار خیال فرمایا، اور تحریک پاکستان اور مقاصد پاکستان کو واضح الفاظ میں اجاگر کیا۔ ایک اور موقع پر فرمایا: میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان صحیح معنوں میں ایک اسلامی مملکت ہوگا اور اگر ایسا نہ ہوا تو حصول پاکستان بے کار ہو جائے گا، پاکستان کے اتحاد کے بعد پاکستان میں آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل کے اسلامی نظام کی عمل داری ہوگی، پاکستانی علاقوں میں تمام نظام انتظام حکومت قرآن کریم کے احکام اور اصولوں کے بہ موجب ہوگا۔

ایک موقع پر انہوں نے حصول پاکستان کے بنیادی مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا: حصول پاکستان کی تحریک کا یہ مقصد کبھی نہیں رہا کہ دنیا کے بے شمار ممالک میں ایک اور ملک کا اضافہ کیا جائے یا دنیا کے نقشے کے متعدد رنگوں میں ایک اور رنگ کا اضافہ کیا جائے، پاکستان کے حصول کی جدوجہد میں برِاعظم کے مسلمانوں کا مقصد یہ رہا کہ اپنے لئے ایک خطہ زمین حاصل کریں، چاہے وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو، جہاں اسلامی تصورات اور اصول حیات پر عمل کیا جائے اور اس کے ثمرات کا دنیا کے سامنے مظاہرہ کریں۔

☆☆☆